9

امتحان

ماخذ: مضامین فرحت مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ صنفِ ادب: مضمون

مصنف کا تعارف:

(K.B-U.B)

مرزا فرحت اللہ بیگ (1883ء تا 1947ء) دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد حشمت اللہ بیگ کا شمار دلی کے معزز لوگوں میں ہوتا تھا۔ فرحت اللہ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول دلی سے حاصل کی۔ بی۔ اے انھوں نے سینٹ سٹیفنز کالج سے کیا اور مولوی نذیر احمد سے عربی صَرف وَنحو پڑھی۔ 1906ء میں انھوں نے عملی زندگی کا آغاز حیدر آباد کے ایک سرکاری سکول سے بطور معلم کیا۔ لیکن جلد ہی اسے چھوڑ کر ہائی کورٹ میں بطور مُترجم خدمات انجام دینے لگے۔ وہاں پر اپنی ذاتی محنت اور قابلیت کی بنا پر سپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے۔ یہاں سے بھی فرض شناسی اور دیانت داری کی بنا پر انسپکٹنگ آفیسر بنا دیے گئے۔ اس کے بعد پھر ترقی کرتے ہوئے ہوم سیکرٹری کے عہدے تک پہنچے اور اسی عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ مرزا قادر الکلام شاعر بھی تھے ''میری شاعری'' ان کے کلام کا انتخاب ہے۔

مرزا فرحت اللہ بیگ کا شمار اردو کے صاحِب طرز مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی شہرت کا باعث ان کے مزاحیہ مضامین ہیں جو مضامین فرحت کے نام سے شایع ہو چکے ہیں۔ ان کے مضامین ظرافت اور خوش مذاقی کا منھ بولتا ثبوت ہیں۔ وہ ایک زندہ اور باغ و بہار طبیعت کے مالک آدمی تھے۔ اس لیے انھوں نے اگر سنجیدہ موضوع پر بھی قلم اٹھایا تو اپنی تحریر میں ظرافت کے پھول کھلائے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ ان میں وہ تہذیب و شائستگی اور رکھ رکھاؤ برابر موجود ہے جو دہلوی تہذیب کا خاصا ہے۔ وہ مذاق اڑانے اور پھبتی کسنے پر نہیں اترتے بل کہ اپنے مضامین کو اپنے اندازِ بیان کی شگفتگی اور روانی کے ساتھ اس طرح پیش کرتے ہیں کہ قاری کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ کھیلنے لگتی ہے۔ بقول رشید حسن خان:

> **''فرحت کے اُسلوب کی نمایاں خوبی فقروں کا اِختصار ہے وہ چھوٹے چھوٹے فقروں سے رواں دواں عبارت کا جادو جگاتے ہیں۔ فرحت کی تحریروں میں اسلوب کی یکسانیت معجزے کی حد تک قائم رہتی ہے وہ ایک مضمون کو جس رنگ میں شروع کرتے ہیں اسی رنگ میں انجام تک پہنچاتے ہیں''**

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَواس	ہوش	مختّل	بگڑا ہوا
رتی برابر	بالکل ذرا سا	مجمع	ہجوم
مُستغرق	محو ہونا	مَشغلہ	شوق کے تحت ہونے والا کام
کان کترنا	دوسروں سے سبقت لے جانا	صداقت نامہ	تصدیق نامہ
بڑھیا	بوڑھی عورت	حِیلے	بہانے
تا بکے	کب تک	خوامخواہ	بے وجہ، یونہی
خَلل	دخل اندازی کرنا	دِق کرنا	تنگ کرنا
چمنی	شیشہ جو لالٹین یا لیمپ پر لگاتے ہیں	محویت	خیال میں گم یا غرق ہونا
لا	قانون	شبانہ روز	رات دن
سکہ بٹھانا	حیثیت منوانا، رعب ڈالنا	مرد باید کہ ہراساں نہ شود	انسان کو چاہیے کہ خوف میں مبتلا نہ ہو
تقدیر	مقدر، اٹل	تدبیر	ترکیب
ہال ٹکٹ	رول نمبر سلپ	امدادِ غیبی	اَن دیکھی مدد، خاص مدد
نگرانِ کار	نگرانی کرنے والا	عِند المواقع	عین موقع پر، موقع کے وقت
بامیدِ انعام	انعام کی امید	نادانی	بے وقوفی
آمدم برسر مطلب	اصل بات کی طرف آتے ہیں	خَلیق	خوش خلق
ہنس مکھ	خوش مزاج	دل کھلنا	خوش ہونا، حوصلہ بڑھ جانا
مُقنن	قانون بنانے والا	بلائے ناگہانی	اچانک آنے والی مصیبت
توقع	امید	منقطع ہونا	ختم ہوجانا، کٹ جانا
دریافت کرنا	پوچھنا، معلوم کرنا	واللہ	اللہ کی قسم
قلبی نفرت	دلی بیزاری	رعب	دبدبہ
قہر درویش بر جان درویش	خود کا غصہ خود پر ہی نکالنا	تشفّی	تسلی
مُمتحن	امتحان لینے والا	چٹھی	خط، رقعہ
بھلے مانس	شریف النفس	ممنونِ احسان	شکر گزار، احسان مند
نادم	شرمندہ	رائے	مشورہ
چپراسی	اردلی	تعجب	حیرانی
اَشک شوئی کرنا	آنسو پونچھنا، تسلی دینا	بے ایمانی	بدیانتی
فرصت	فارغ وقت	بیڑا پار ہونا	کام انجام تک پہنچا

(U.B+K.B)

سبق کا خلاصہ

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ لاہور بورڈ G-I-2013، G-II-2016، G-I-2017 گوجرانوالہ بورڈ G-II-2017,G-I-2013,2014

سبق کا عنوان: امتحان

خلاصہ:-

لوگ امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں تو مضمون نگار کو ان کے گھبرانے پر ہنسی آتی ہے۔ امتحان کے دنوں میں اس کے دوستوں کی صورت ذرا سی نکل آتی تھی لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ بلکہ اس کا خیال تو یہ تھا کہ پڑھنے کی شرط اگر ختم کر دی جائے تو امتحان کا تمام طریقہ کار لطف کا بہترین ذریعہ ہے۔ مضمون نگار نے لاَ کلاس کا دو سال کا کورس بھی اس طرح پورا کیا کہ اس کی پہلی ترجیح یاروں کے ساتھ ٹہلنا ہوتی تھی۔ کالج میں منشی صاحب سے دوستی کی وجہ سے حاضری کی تکمیل آسانی سے ہو جاتی۔ جب دو سال گزر گئے تو والدین امتحان کی تیاری کے لیے اس کے سر ہو گئے۔ پڑھائی سے جان چھڑانے کے لیے بہانہ پیش کیا کہ علیحدہ کمرا نہ ہونے کی وجہ سے وہ پڑھائی نہیں کر سکتا۔ یہ بہانہ ختم ہوا تو وہ اپنے علیحدہ کمرے میں لیمپ روشن کر کے شام سات بجے سے سو جاتا اور صبح نو بجے اٹھتا۔ والدین کا خیال تھا کہ وہ پوری رات پڑھائی کرتا ہے۔ امتحان کے دن قریب آئے تو اس نے امتحان میں اپنی عدم شمولیت کے لیے والدین کو قائل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ مانے۔ بالآخر درخواستِ شرکت دی اور وہ دن بھی آ گیا کہ جب وہ پہلے پرچے کے لیے مقامِ امتحان پر پہنچا۔

امتحانی کمرے میں اسے صرف امدادِ غیبی اور پرچوں کی الٹ پھیر پر کامیابی کی امید تھی۔ جب پرچہ تقسیم ہوا تو اسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کس مضمون کا پرچہ دینے آیا ہے۔ دائیں بائیں سے نقل کی کوشش کی۔ گارڈ صاحب سے بھی پوچھا۔ جواب بتانے کی بجائے وہ اس کے پاس ہی کھڑے ہو گئے تاکہ وہ نقل نہ کر سکے۔ اسے مجبوراً تمام وقت امتحانی کمرے میں ہی رہنا پڑتا کیوں کہ نیچے صحن میں ابا جان موجود ہوتے تھے۔ جب امتحان ختم ہوئے تو والد صاحب کو سفارش کی سوجھی اور انھوں نے ایک مُمتحن تک رسائی بھی حاصل کر لی لیکن مُمتحن نے تمام بات مذاق میں ٹال دی۔ وہاں شرمندگی کی وجہ سے اور کسی کے پاس جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ نتیجہ نکلا تو مضمون نگار تمام مضامین میں بُری طرح فیل ہوا۔ والد صاحب نے سمجھا کہ کسی بدمعاش چپراسی نے پرچے بدل دیے ہیں۔ بیٹے کو تسلی دی اور اسے اگلے سال دوبارہ امتحان میں شرکت کی ترغیب دی۔ اس طرح سے مضمون نگار کو ایک اور سال کی فرصت مل گئی۔

(مضامینِ فرحت)

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

(U.B+K.B)

نثر پاروں کی تشریح

(ا)

نثر پارہ:۔

منشی صاحب دوست تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کان کترے گا۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

ماخذ : مضامین فرحت

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

(K.B)

الفاظ	معانی
مُستغرق	مصروف،محو
دشواری	مشکل
مشغلے	شوق کی خاطر کیے جانے والا کام
کان کترنا	دوسروں سے سبقت لے جانا

تشریح:۔

(K.B-U.B)

مرزا فرحت اللہ بیگ کا شمار اردو کے صاحب طرز مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ان کی شہرت کا باعث ان کے مزاحیہ مضامین ہیں جو۔''مضامین فرحت'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔فرحت کے مضامین ظرافت اور خوش مذاقی کا منھ بولتا ثبوت ہیں۔اپنی زندہ اور باغ و بہار طبیعت کی وجہ سے انھوں نے اگر سنجیدہ موضوع پر بھی قلم اٹھایا تو ظرافت کے پھول کھلا دیے۔

شامل نصاب مضمون''امتحان'' ان کے شگفتہ اُسلوب کا آئینہ دار ہے۔جس میں انھوں نے ایسے طلبہ کو طنز کا نشانہ بنایا ہے جو احساس ذمہ داری سے عاری ہو کر وقتی تفریح کے حصول میں لگے رہتے ہیں اور لاشعوری طور پر اپنے والدین کی سادہ لوحی اور معصومیت کا غلط استعمال کرتے ہیں۔

تشریح طلب اقتباس میں مصنف بتاتے ہیں کہ والد صاحب کی خواہش پر انھوں نے''لا کلاس'' میں داخلہ تو لے لیا مگر اپنی تمام تر مصروفیات اور مشاغل ترک نہیں کیے۔قانون کا کورس دو سال کے عرصے پر محیط تھا۔مصنف نے یہ دو سال بڑے مزے میں دوستوں یاروں کے ساتھ وقت گزارتے بغیر کسی فکر اور پریشانی کے گزار دیے۔یہاں تک کہ شام کے وقت باقاعدہ کلاس پڑھنے کی بجائے بھی دوستوں کے ساتھ ٹہلنے اور سیر سپاٹے کے لیے نکل جاتے۔واپسی پر احتیاط کے طور پر سرسری نگاہ کلاس پر بھی ڈال آتے۔کالج کے کلرک سے اچھی دوستی کی وجہ سے حاضری مکمل کرنے میں انھیں کوئی دشواری ہی نہ ہوتی کیوں کہ استاد صاحب تو پڑھانے میں مگن ہوتے تھے۔

مصنف اِستفہامیہ انداز میں قاری سے مخاطب ہوتے ہیں کہ لا کلاس میں شرکت کی وجہ سے بھلا ان کے کس مشغلے میں فرق آ سکتا تھا۔یعنی اپنے طور پر انھوں نے ہر ایک معاملے کا مکمل بندوبست کر رکھا تھا۔حاضری پوری ہونے کی وجہ سے استاد کسی قسم کا سوال نہیں اٹھا سکتے تھے تو دوسری طرف والد صاحب بھی اپنے تئیں مطمئن اور خوش تھے کہ بیٹے کو قانون کا شوق ہو چلا ہے۔آگے چل کر کامیاب وکیل بنے گا اور بڑے بڑے وکیلوں پر سبقت لے جائے گا۔

غرض یہ کہ مصنف نے انتہائی لطیف پیرائے میں ہمیں بتایا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لیے لازم شرط محنت ہے۔اس سے جی چرا کر صرف ناکامی کا منھ دیکھا جا سکتا ہے۔مزید یہ کہ کامیابی کے لیے کوئی آسان ذریعہ نہیں ہوتا۔وقتی لذت اور خوشی کو ترجیح دینے والوں کا وقت ہمیشہ ساتھ نہیں دیتا۔جہاں تک مصنف کے اندازِ نگارش کا تعلق ہے تو رشید حسن خان کی یہ رائے بالکل صادق آتی ہے

"فرحت کے اُسلوب کی نمایاں خوبی فقروں کا اِختصار ہے وہ چھوٹے چھوٹے فقروں سے رواں دواں عبارت کا جادو جگاتے ہیں۔فرحت کی تحریروں میں اسلوب کی یکسانیت معجزے کی حد تک قائم رہتی ہے وہ ایک مضمون کو جس رنگ میں شروع کرتے ہیں اسی رنگ میں انجام تک پہنچاتے ہیں"

(۲)

نثر پارہ:۔ گوجرانوالہ بورڈ G-I-2015

میں نے بھی تقدیر اور تدبیر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عندالمواقع کتاب سے پہنچ جاتی ہے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

ماخذ : مضامین فرحت

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
تدبیر	حکمتِ عملی
تقدیر	مقدر،اٹل
امدادِ غیبی	ان دیکھی مدد، خاص مدد
عِند المواقع	عین موقع پر، موقع کے وقت

تشریح:۔ (K.B-U.B)

مرزا فرحت اللہ بیگ کا شمار اردو کے صاحب طرز مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ان کی شہرت کا باعث ان کے مزاحیہ مضامین ہیں۔جو "مضامین فرحت" کا نام سے شایع ہو چکے ہیں۔فرحت کے مضامین ظرافت اور خوش مذاقی کا منھ بولتا ثبوت ہیں۔اپنی زندہ اور باغ و بہار طبیعت کی وجہ سے انھوں نے اگر سنجیدہ موضوع پر بھی قلم اٹھایا تو ظرافت کے پھول کھلا دیے۔

شامل نصاب مضمون "امتحان" ان کے شگفتہ اسلوب کا آئینہ دار ہے۔جس میں انھوں نے ایسے طلبہ کو طنز کا نشانہ بنایا ہے جو احساس ذمہ داری سے عاری ہو کر محض وقتی تفریح کے حصول میں لگے رہتے ہیں اور لاشعوری طور پر اپنے والدین کی سادہ لوحی اور معصومیت کا غلط استعمال کرتے ہیں۔

تشریح طلب نثر پارے میں مضمون نگار کی امتحان میں عدم شمولیت کے حیلے بہانوں کے ساتھ ساتھ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس کی عجیب وغریب حکمتِ عملی بھی واضح ہوتی ہے۔مضمون نگار کی امتحان کے متعلق شروع ہی سے یہ رائے تھی کہ امتحان میں گھبرانے کی کوئی بات ہوتی ہی نہیں ہے۔یہی وجہ تھی کہ جب اس نے لا کلاس میں داخلہ لیا تھا تو اس نے دو سال دوستوں کے ساتھ ٹہلنے میں گزار دیے۔اب جب کہ امتحانات اس کے سر پر ہیں تو وہ والدین کو امتحان میں اپنی عدم شمولیت کے لیے قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس سلسلے میں اس نے ان کو تقدیر اور تدبیر کے مفاہیم سے بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اگر اس کے مقدر میں فیل ہونا لکھا ہے تو پھر اس کے سامنے تمام تدبیریں ناکام ہیں۔اس لیے بہتر ہوگا کہ وہ امتحان میں شریک نہ ہو۔

www.ilmkidunya.com

جب والدین نہ مانے تو مجبوراً اسے درخواستِ شرکت دینا پڑی اور نہ چاہتے ہوئے بھی وہ منظور ہوگئی اور وہ دن بھی آ پہنچا جب وہ پہلے پرچے کے لیے مقامِ امتحان پر کھڑا تھا۔ اس موقع پر بھی اسے کامیابی کی امید تھی لیکن وہ امید انوکھی توقعات سے وابستہ تھی۔ ایک تو امدادِ غیبی اور دوسرا پرچوں کی الٹ پھیر کی توقع۔ مطلب یہ کہ مضمون نگار کو بے وجہ یہ توقع ہو چکی تھی کہ کمرا امتحان میں کسی طالب علم سے، نگرانِ کار سے یا پھر کسی کتاب وغیرہ سے مدد حاصل کرنے میں وہ ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ یہ نہیں تو کسی اچھے طالب علم کے پرچے کے ساتھ اپنا پرچہ کسی طرح تبدیل کر لے گا اور نتیجتاً امتحان میں کامیابی حاصل کر لے گا۔ مگر یہ دونوں توقعات پوری نہ ہو سکیں اور نتیجہ آنے پر مصنف کو ناکامی کا منہ دیکھنا۔

غرض یہ کہ مصنف نے انتہائی لطیف پیرائے میں ہمیں بتایا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لیے لازم شرط محنت ہے۔ اس سے جی چرا کر صرف ناکامی کا منہ دیکھا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ کامیابی کے لیے کوئی آسان ذریعہ نہیں ہوتا۔ وقتی لذت اور خوشی کو ترجیح دینے والوں کا وقت ہمیشہ ساتھ نہیں دیتا۔ جہاں تک مصنف کے اندازِ نگارش کا تعلق ہے تو رشید حسن خان کی یہ رائے بالکل صادق آتی ہے:

> **''فرحت کے اُسلوب کی نمایاں خوبی فقروں کا اِختصار ہے وہ چھوٹے چھوٹے فقروں سے رواں دواں عبارت کا جادو جگاتے ہیں۔ وہ ایک مضمون کو جس رنگ میں شروع کرتے ہیں اسی رنگ میں انجام تک پہنچاتے ہیں''**

(۳)

نثر پارہ:۔

جب دوسروں سے مدد ملنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انھی صاحب سے ہوئی ہے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: امتحان

مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

ماخذ : مضامینِ فرحت

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
مُنقطع ہونا	کٹ جانا، ختم ہو جانا
دریافت کیا	پوچھا
قطب ہو گئے	ایک ہی جگہ ٹک گئے
واللہ	اللہ کی قسم

تشریح:۔ (U.B+K.B)

مرزا فرحت اللہ بیگ کا شمار اردو کے صاحب طرز مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی شہرت کا باعث ان کے مزاحیہ مضامین ہیں۔ جو ''مضامینِ فرحت'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ فرحت کے مضامین ظرافت اور خوش مذاقی کا منھ بولتا ثبوت ہیں۔ اپنی زندہ اور باغ و بہار طبیعت کی وجہ سے انھوں نے اگر سنجیدہ موضوع پر بھی قلم اٹھایا تو ظرافت کے پھول کھلا دیے۔ شاملِ نصاب مضمون ''امتحان'' ان کے شگفتہ اُسلوب کا آئینہ دار ہے۔ جس میں انھوں نے ایسے طلبہ کو طنز کا نشانہ بنایا ہے جو احساسِ ذمہ داری سے عاری ہو کر محض وقتی تفریح کے حصول میں لگے رہتے ہیں اور لاشعوری طور پر اپنے والدین کی سادہ لوحی اور معصومیت کا غلط استعمال کرتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

تشریح طلب نثر پارے میں مضمون نگار کی کمرا امتحان میں نقل کرنے کی کوشش واضح ہوتی ہے۔ اس نے لا کلاس میں داخلہ لینے کے بعد دو سال بالکل ضائع کر دیے اور جب پہلے دن امتحان کے لیے گیا تو کمرا امتحان میں اسے امدادِ غیبی یا پرچوں کی الٹ پھیر سے ہی کامیابی کی امید تھی۔ اس لیے ان تدبیروں پر عمل کرتے ہوئے اس نے دائیں بائیں سے نقل کرنے کی بہتیری کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا اور اس کی یہ توقع ختم ہوگئی۔ اس لیے اس نے کمرے میں موجود گارڈ صاحب سے پوچھنے کی کوشش کی تو انھوں نے مسکراتے ہوئے اسے کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے خوشامدی لہجے میں گارڈ صاحب سے کہا کہ اگر انھیں نہیں معلوم تو وہ ایک سوال کا جواب ساتھ والے طالب علم سے پوچھ کر بتا دیں کیوں کہ وہ بہت اچھا لکھ رہے تھے۔ گارڈ صاحب نے اس کے ارادوں کو بھانپ لیا اور ہمہ وقت وہیں اس کے پاس ہی کھڑے رہے تاکہ وہ کسی سے کچھ پوچھنے یا نقل کے ذرائع استعمال کرنے کی کوشش نہ کر سکے۔ اس قدر سخت نگرانی پر اسے گارڈ

صاحب سے نفرت سی ہونے لگی اور یوں گارڈ صاحب سے وابستہ اس کی توقع بھی ختم ہوگئی۔

بے شک کسی انسان کے اچھے یا بُرے ہونے کی سند اس سے وابستہ ہماری توقعات ہوتی ہیں۔ توقعات پوری ہو جائیں تو اچھا، ورنہ بُرا۔ یہی وجہ ہے کہ مضمون نگار کو جب تک یہ توقع تھی کہ نگرانِ کار اس کی مدد کرے گا، اس کا مسکرانا اسے اچھا لگتا رہا لیکن جب اس سے وابستہ اس کی مدد کی توقع ختم ہوگئی تو وہی نگرانِ کار اسے زہر لگنے لگا۔ مصنف نے اپنے اس کردار سے کام چور طلبا تک یہ پیغام پہنچایا ہے کہ کامیابی کے لیے سوائے محنت کی ترکیب کے، باقی سب ترکیبیں ناکام ہیں۔

غرض یہ کہ مصنف نے انتہائی لطیف پیرائے میں ہمیں بتایا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لیے لازم شرط محنت ہے۔ اس سے جی چرا کر صرف ناکامی کا منھ دیکھا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ کامیابی کے لیے کوئی آسان ذریعہ نہیں ہوتا۔ وقتی لذت اور خوشی کو ترجیح دینے والوں کا وقت ہمیشہ ساتھ نہیں دیتا۔ جہاں تک مصنف کے اندازِ نگارش کا تعلق ہے تو رشید حسن خان کی یہ رائے بالکل صادق آتی ہے:

> **”فرحت کے اُسلوب کی نمایاں خوبی فقروں کا اختصار ہے وہ چھوٹے چھوٹے فقروں سے رواں دواں عبارت کا جادو جگاتے ہیں۔ وہ ایک مضمون کو جس رنگ میں شروع کرتے ہیں اسی رنگ میں انجام تک پہنچاتے ہیں“**

مشقی سوالات

(K.B)

سوال نمبر ۱۔ سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف): مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی کیوں آتی ہے؟ لاہور بورڈ G-I-2015، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2017,G-I-2013

جواب: **مضمون نگار کی ہنسی کی وجہ**

مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی اس لیے آتی ہے کیوں کہ اس کے مطابق امتحان میں گھبرانے کی کوئی بات ہے ہی نہیں بلکہ دو ہی صورتیں ہیں، ”فیل یا پاس“ اور یہ کہ اس سال کامیاب نہ ہوئے تو آئندہ سال سہی۔

(ب): جُوں جُوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کا کیا حال ہوتا؟

جواب: **امتحان اور دوستوں کا حال**

جُوں جُوں امتحان کے دن قریب آتے مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کا یہ حال ہوتا کہ ان کے حواس اور دماغ مُختل ہو جاتے اور صورت ذرا سی نکل آتی تھی۔

(ج): مضمون نگار نے کون سا امتحان دیا تھا؟ لاہور بورڈ G-II-2016، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014,2015

جواب: **مضمون نگار کا امتحان**

مضمون نگار نے ”لا“ یعنی قانون کا امتحان دیا تھا۔

www.ilmkidunya.com

(د): مضمون نگار نے امتحان دیا تو کیا نتیجہ نکلا؟ لاہور بورڈ G-II-2015

جواب: **امتحان کا نتیجہ**

مضمون نگار نے امتحان دیا تو یہ نتیجہ نکلا کہ وہ جملۂ مضامین میں بُری طرح فیل ہوا۔

(ہ): مضمون نگار کے والد نے کس طرح اسے تسلی دی؟ لاہور بورڈ G-I-2017

جواب: **مضمون نگار کو والد کی تسلی**

مضمون نگار کے والد نے اس طرح اسے تسلی دی کہ بیٹا! گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی۔ آخر کہاں تک بے ایمانی ہوگی۔

سوال نمبر ۲ الفاظ وتراکیب کے معانی لکھیں۔ (K.B)

الفاظ وتراکیب	معانی	الفاظ وتراکیب	معانی
مُختل	بگڑا ہوا، پریشان	تشفی	حوصلہ
مُستغرق	ڈوبا ہوا، محو، بہت زیادہ معروف	اَشک شوئی	آنسو پونچھنا، تسلی دینا، حوصلہ دینا
محویت	کھویا ہوا	کم ترین	بہت کم، گھٹیا
امدادِ غیبی	ان دیکھی مدد، خاص مدد	بدرجۂ اعلیٰ	سب سے اچھا، بہت عمدہ
مُمتحن	امتحان لینے والا		

سوال نمبر ۳ واحد الفاظ کے جمع لکھیں۔ (K.B)

واحد	جمع	واحد	جمع
امتحان	امتحانات	وکیل	وکلا
خیال	خیالات	مُمتحن	ممتحنین، ممتحون
مَشغلہ	مشاغل	تدبیر	تدابیر
مضمون	مضامین		

سوال نمبر ۴ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔ (K.B)

حَوَاس مُخْتَل مَشْغَلَہ مُسْتَغْرَق خَلِیْق

سوال نمبر ۵ متن کو مدنظر رکھتے ہوئے درست جواب کی نشاندہی (✓) کریں۔

1۔ بندے پر امتحان کا اثر نہیں تھا: (K.B)

(A) رَتی برابر (B) ذرہ برابر (C) بالکل (D) معمولی

2۔ طالب علم نے کتنے سال میں لاء کا کورس پورا کیا:

(A) چار سال (B) دو سال (C) تین سال (D) پانچ سال

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

3۔ لاء کالج میں کون طالب علم کا دوست تھا: گوجرانوالہ بورڈ G-I-2017

(A) لیکچرار صاحب (B) پرنسپل صاحب (C) منشی صاحب (D) چوکیدار صاحب

4۔ طالب علم نے کس سے پوچھا کہ یہ پرچہ کس مضمون کا ہے:

(A) نگران صاحب سے (B) گارڈ صاحب سے (C) سپرنٹنڈنٹ سے (D) کسی طالب علم سے

5۔ طالب علم کتنی دیر میں کمرے سے باہر نکل آتا:

(A) ایک گھنٹے بعد (B) آدھا گھنٹا بعد (C) دو گھنٹے بعد (D) تین گھنٹے بعد

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
A	B	C	B	B

سوال نمبر۔٦ متن کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پر کریں۔ (K.B)

١۔ لوگ **امتحان** کے نام سے گھبراتے ہیں لیکن مجھے ان کے **گھبرانے** پر ہنسی آتی ہے۔

٢۔ والد صاحب قبلہ **خوش** تھے کہ بیٹے کو **قانون** کا شوق ہو چلا ہے۔

٣۔ کسی زمانے میں بڑے بڑے **وکیلوں** کے کان کترے گا۔

٤۔ لیمپ روشن کر کے آرام سے **سات بجے** سے سوجاتا اور **صبح نو بجے** اٹھتا۔

٥۔ قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور **منظور** ہو گئی۔

٦۔ یہاں ایک بہت **خلیق** اور **ہنس مکھ** نگران کار تھے۔

٧۔ ایک **مقنن** ایک اصول قائم کرتا ہے اور دوسرا اس کو توڑ دیتا ہے۔

٨۔ یہاں تک بہت والد صاحب روز **گیارہ بجے** سے آجاتے اور **نیچے** صحن میں بیٹھے رہتے۔

٩۔ والد نے عرض کیا کہ **خادم زادہ** اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے۔

١٠۔ سو دن **چور** کے تو ایک دن **شاہ** کا۔

اضافی سوالات

(K.B)

سوال 1 مرزا فرحت اللہ بیگ، کن کے کہنے پر اپنے اصل نام سے لکھنے لگے؟

جواب: **اصل نام سے لکھنے کا سبب**

مرزا فرحت اللہ بیگ، بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق اور عظمت اللہ خان کے کہنے پر اپنے اصل نام سے لکھنے لگے۔

سوال 2: مضمون نگار نے ''لا'' کلاس کے دو سال کیسے گزارے؟

جواب: **مضمون نگار اور 'لا' کلاس**

مضمون نگار نے ''لا'' کلاس کے دو سال بالکل غیر سنجیدگی سے گزارے کیوں کہ وہ روزانہ شام کو دوستوں کے ساتھ ٹہلتے تھے اور کالج میں منشی صاحب سے دوستی کی وجہ سے حاضری مکمل کروا لیتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 3: مضمون نگار تقدیر اور تدبیر پر لکچر سے والدین کو کس بات پر قائل کرنا چاہتے تھے؟

جواب: تقدیر اور تدبیر پر لیکچر

تقدیر اور تدبیر پر لیکچر سے مضمون نگار والدین کو اس بات پر قائل کرنا چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح اسے اس سال امتحان میں شریک نہ ہونے کی اجازت دے دیں۔

سوال 4: مضمون نگار کو کن دو طریقوں سے امتحان میں پاس ہونے کی توقع تھی؟

جواب: امتحان میں پاس ہونے کی توقع

مضمون نگار کو ''امدادِ غیبی'' اور ''پرچوں کی الٹ پھیر'' سے امتحان میں کامیابی کی توقع تھی۔

سوال 5: میں سمجھا چلو بیڑا پار ہے، اللہ دے اور بندہ لے۔ اس جملے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جملے کا مطلب

اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ امتحان کے کمرے میں نگرانِ کار مضمون نگار سے پرچہ شروع ہونے سے پہلے ہنس ہنس کر باتیں کرتے رہے تھے جس کو مضمون نگار نے یہ سمجھا کہ یہی وہ شخص ہے جس کو اللہ نے اس کی کامیابی کا سبب بنایا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

(K.B)

1۔ سبق ''امتحان'' کے مصنف ہیں:

(A) میرزا ادیب (B) شفیق الرحمان (C) مرزا فرحت اللہ بیگ (D) کرنل محمد خان

2۔ مرزا فرحت اللہ بیگ پیدا ہوئے:

(A) دلی میں (B) لکھنؤ میں (C) لاہور میں (D) آگرہ میں

3۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا سن ولادت ہے:

(A) ۱۸۸۰ء (B) ۱۸۸۱ء (C) ۱۸۸۲ء (D) ۱۸۸۳ء

4۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا سن وفات ہے:

(A) ۱۹۱۲ء (B) ۱۹۴۷ء (C) ۱۹۳۶ء (D) ۲۰۰۰ء

5۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے سینٹ اسٹیفنز کالج دلی سے پاس کیا:

(A) بی۔اے (B) ایف۔اے (C) بی۔اے آنرز (D) ایم۔اے

6۔ زمانۂ طالب علمی میں مرزا فرحت اللہ بیگ کو شوق تھا:

(A) ہاکی اور کرکٹ کا (B) ڈرامے اور کرکٹ کا (C) ڈرامے اور ہاکی کا (D) ڈرامے اور شاعری کا

7۔ مرزا فرحت اللہ بیگ ۱۹۰۷ء میں چلے گئے:

(A) دلی (B) آگرہ (C) لکھنؤ (D) حیدرآباد دکن

8۔ بڑے شگفتہ انداز میں دلّی کی خاص زبان لکھتے ہیں:

(A) میرزا ادیب (B) مرزا فرحت اللہ بیگ (C) مرزا غالبؔ (D) کرنل محمد خان

www.ilmkidunya.com

9۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کی تحریر میں خاص لطف دیتی ہے:

(A) مزاح کی چاشنی (B) فقرے بازی (C) تصنع (D) فن کی لطافت

10۔ فرحت کے اسلوب کی نمایاں خوبی ہے:

(A) مقصد کا اظہار (B) اندازِ بیان (C) اسلوب (D) فقروں کا اختصار

11۔ فرحت کی تحریروں میں اُسلوب کی یکسانیت قائم رہتی ہے:

(A) مزاح کی حد تک (B) طنز کی حد تک (C) معجزے کی حد تک (D) آخری حد تک

12۔ ابتدا میں ''مرزا الم نشرح'' قلمی نام تھا: لاہور بورڈ G-II-2016

(A) مرزا غالبؔ کا (B) میرزا ادیب کا (C) مرزا فرحت اللہ بیگ کا (D) مرزا سوداؔ کا

13۔ ''میری شاعری'' تصنیف ہے:

(A) میرزا ادیب کی (B) مرزا فرحت اللہ بیگ کی (C) امتیاز علی تاج کی (D) میر تقی میرؔ کی

14۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا مضمون نہیں ہے:

(A) امتحان (B) امید کی خوشی (C) نذیر احمد کی کہانی (D) پھول والوں کی سیر

15۔ مرزا فرحت اللہ بیگ اردو میں تھے:

(A) مضمون نگار (B) افسانہ نگار (C) ناول نگار (D) ڈراما نگار

16۔ بندے پر امتحان کا اثر نہیں تھا: لاہور بورڈ G-II-2013

(A) ذرا برابر (B) بالکل (C) رتی برابر (D) معمولی

17۔ مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر آتی ہے:

(A) حیا (B) الجھن (C) شرم (D) ہنسی

18۔ ان کا دماغ مختل اور ان کی صورت ذرا سی نکل آتی ہے:

(A) مضمون نگار کی (B) دوستوں اور ہم جماعتوں کی (C) والدین کی (D) اساتذہ کی

19 امیدواروں کا مجمع، نئی نئی صورتیں، عجیب عجیب خیالات: یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے کبھی دل نہیں ہو سکتا:

(A) سیر (B) پُر (C) خوش (D) ناخوش

20۔ مضمون نگار نے لا کلاس کا کورس پورا کیا: گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014

(A) ایک سال میں (B) دو سال میں (C) تین سال میں (D) چار سال میں

21۔ لکچرار صاحب پڑھانے میں ہوتے تھے:

(A) مدہوش (B) محو (C) مستغرق (D) کھوئے ہوئے

www.ilmkidunya.com

22۔ والد صاحب قبلہ خوش تھے کہ بیٹے کو شوق ہو چلا ہے: لاہور بورڈ G-II-2014

(A) کتابوں کا (B) علم کا (C) پڑھائی کا (D) قانون کا

23۔ دو سال ایسے گزر گئے جیسے:

(A) ہوا (B) پانی (C) طوفان (D) آندھی

24۔ امتحانِ وکالت کی تیاری کے لیے سر ہو گئے تھے:

(A) اساتذہ (B) دوست (C) والدین (D) پروفیسرز

25۔ مضمون نگار کے لیے اپنے سونے کا کمرا خالی کیا تھا:

(A) اماں جان نے (B) ابا جان نے (C) بی جان نے (D) بڑی بی نے

26۔ الگ کمرا ملنے کے بعد مضمون نگار شام سات بجے سو جاتا اور صبح اٹھتا تھا:

(A) پانچ بجے (B) نو بجے (C) آٹھ بجے (D) دس بجے

27۔ لیمپ بھڑک کر چمنی سیاہ ہو جاتی تو نتیجہ سمجھی جاتی:

(A) زیادہ محویت و محنت کا (B) زیادہ پڑھائی کا (C) زیادہ سونے کا (D) زیادہ آرام طلبی کا

28۔ مضمون نگار کی مسلسل حاضری لاکلاس اور شبانہ روز محنت نے دلوں پر سکہ بٹھا رکھا تھا:

(A) دوستوں کے (B) اساتذہ کے (C) والدین کے (D) یاروں کے

29۔ وہ حضرات جو امتحان میں کبھی شریک نہیں ہوئے، شاید وہ نہ سمجھیں:

(A) پرچوں کی الٹ پھیر کو (B) وکالت کو (C) امتحان کی تیاری کو (D) امدادِ غیبی کو

30۔ پرچوں کی الٹ پھیر گو بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے لیکن سب کچھ آسان کر دیتی ہے:

(A) تدبیر (B) تقدیر (C) عقل (D) منصوبہ سازی

31۔ تدبیر و تقدیر کا مسئلہ جیسا اس کارروائی میں حل ہوتا ہے، دوسری کسی صورت میں حل نہیں ہوتا:

(A) پرچوں کی الٹ پھیر میں (B) امدادِ غیبی میں (C) سفارشی چٹھی میں (D) دوسروں سے پوچھنے میں

32۔ امتحانی کمرے میں نگرانِ کار تھے:

(A) مہربان اور شفیق (B) خلیق اور شفیق (C) خلیق اور ہنس مکھ (D) ملنسار اور ہنس مکھ

33۔ امتحانی کمرے میں مضمون نگار سے بڑی دیر تک ہنس ہنس کر باتیں کرتے رہے:

(A) لکچرار صاحب (B) نگرانِ کار (C) گارڈ صاحب (D) والد صاحب

34۔ مضمون نگار کے کمرے میں پرچہ تقسیم ہوا:

(A) ٹھیک سات بجے (B) ٹھیک آٹھ بجے (C) ٹھیک نو بجے (D) ٹھیک دس بجے

www.ilmkidunya.com

35۔ پرچہ پڑھنے کے بعد مضمون نگار کے چہرے پر تھا:

(A) اطمینان (B) خوف (C) سکون (D) تبسم

36۔ گارڈ صاحب کے بتانے سے مضمون نگار کو پتا چلا کہ پرچہ ہے:

(A) معاشیات کا (B) عالمی قانون کا (C) اصولِ قانون کا (D) انگریزی کا

37۔ گارڈ صاحب ہر وقت مضمون نگار کے سر پر ہی کھڑے رہتے تھے:

(A) بے وجہ (B) بلائے ناگہانی کی طرح (C) آسمانی آفت کی طرح (D) فرشتۂ اجل کی طرح

38۔ جب دوسروں سے مدد ملنے کی توقع ختم ہوگئی تو مضمون نگار نے پوچھنے کا سوچا:

(A) نگرانِ کار سے (B) ممتحن سے (C) لکچرار صاحب سے (D) گارڈ صاحب سے

39 طالب علم نے کس سے پوچھا کہ یہ پرچہ کس مضمون کا ہے؟ لاہور بورڈ G-II-2016، G-I-2015، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2016

(A) گارڈ صاحب سے (B) نگرانِ کار سے (C) دوست سے (D) منشی صاحب سے

40۔ ایسی حالت میں کہ ایک حرف بھی یاد نہ ہو، پورے ______ گھنٹے گزارنے مشکل ہوں گے:

(A) سات (B) چھے (C) چار (D) تین

41۔ ابتدا میں مضمون نگار ہر روز کمرے سے باہر نکل آتا تھا: لاہور بورڈ G-I-2016

(A) ایک گھنٹے بعد (B) ڈیڑھ گھنٹے بعد (C) آدھے گھنٹے بعد (D) پون گھنٹے بعد

42۔ مضمون نگار کے والد صاحب روز آجاتے اور نیچے صحن میں بیٹھے رہتے:

(A) دس بجے سے (B) گیارہ بجے سے (C) نو بجے سے (D) بارہ بجے سے

43۔ مضمون نگار کا امتحان ختم ہوا تو خون ہوگیا:

(A) ارمانوں کا (B) خوابوں کا (C) امیدوں کا (D) امید نمبر ایک اور دو کا

44۔ مضمون نگار کے والد صاحب نے مُمتحن صاحب سے کہا کہ اگر وہ کوشش فرمائیں تو یہ ہمیشہ ممنونِ احسان رہے گا: لاہور بورڈ G-II-2013

(A) خانہ زاد (B) برخوردار (C) صاحبزادہ (D) نالائق

45۔ مضمون نگار کے والد صاحب ایک زبردست ______ لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے:

(A) رشوت (B) سفارش (C) چھٹی سفارش کی (D) رقعہ سفارش کا

46۔ مضمون نگار کا نتیجہ شائع ہوا تو وہ بدرجہ اعلیٰ ہوا:

(A) کامیاب (B) فیل (C) پاس (D) ناکام

47۔ خبر نہیں کہ وہ کون سے بھلے مانس مُمتحن تھے کہ انھوں نے نمبر بھی دیے:

(A) چار (B) چھے (C) دس (D) دو

www.ilmkidunya.com

48۔ نمبروں کی نقل حاصل کی گئی اور بالآخر یہی رائے قرار پائی کہ کسی ________ نے بدل دیے:

(A) بدمعاش چپراسی نے (B) رشوت خور نے (C) ظالم نے (D) ممتحن نے

49۔ والد صاحب نے برا بھلا کہا:

(A) بیٹے کو (B) بدمعاش چپراسی کو (C) ممتحنوں کو (D) نگرانِ کار کو

50۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا، فرصت تو مل گئی:

(A) دو سال کی (B) ایک سال کی (C) چھے ماہ کی (D) ڈیڑھ سال کی

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	C	2	A	3	D	4	B	5	A	6	B	7	D	8	B	9	A	10	D
11	C	12	C	13	B	14	B	15	A	16	C	17	D	18	B	19	A	20	B
21	C	22	D	23	A	24	C	25	D	26	B	27	A	28	C	29	D	30	B
31	A	32	C	33	B	34	D	35	A	36	C	37	B	38	D	39	A	40	B
41	C	42	B	43	D	44	A	45	C	46	B	47	D	48	A	49	C	50	B

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com